افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء
عقل و نقل کے پیمانے

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکہ آراء تصنیف ''تفسیر کبیر'' میں
﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ [البقرة:۲۵۳]
کی تفسیر سے افضلیت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز دلائل پر اقتباس---

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری کے ترجمہ وتخریج کے ساتھ
سنہ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۰ء کو ماہ نامہ نور الحبیب میں، پھر ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں
کتابچے کی صورت میں شائع ہوا---

18

!!!!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾---[۱]

''یہ سب رسول، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی''---

تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعض انبیاء کرام علیہم السلام دوسروں سے بلحاظ مراتب افضل ہیں اور سب سے افضل محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں---اس مسئلہ میں کافی دلائل وشواہد موجود ہیں:

پہلی دلیل

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾---[۲]

"اور نہیں بھیجا ہم نے اے محبوب (ﷺ) آپ کو مگر (سراپا) رحمت سارے جہانوں کے لیے"---

حضور ﷺ جب تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں تو لازم ہے کہ تمام جہانوں سے افضل و اعلیٰ ہوں، (کیوں کہ حصول رحمت کے لیے ہر شخص آپ ﷺ کا محتاج ہے)---

دوسری دلیل

﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾---[۳]

"اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا"---

رفعت ذکر کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کلمہ شہادت، اذان اور تشہد وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ محمد عربی ﷺ کے ذکر کو بھی شامل کر دیا، جب کہ دوسرے انبیاء کو یہ رتبہ نہیں ملا---

تیسری دلیل

خداوند قدوس نے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾---[۴]

"جس نے رسول ﷺ کی اطاعت (فرماں برداری) کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"---

ان کی بیعت کو اپنی بیعت کے مترادف بتایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ﴾---[۵]

''بے شک جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے ہی بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے''---

آپ ﷺ کی عزت کو اپنی عزت قرار دیا:

﴿وَ لِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَ لِرَسُوْلِہٖ﴾---[۶]

''عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے''---

آپ ﷺ کی رضا کو اپنی رضا و خوشنودی کے ہم پلہ بتایا:

﴿وَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ﴾---[۷]

''حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہے کہ اسے راضی کریں''---

اور آپ ﷺ کی اجابت کا اپنی اجابت کے ساتھ ذکر فرما کر حضور ﷺ کے بلانے پر حاضر ہونے کی اہمیت واضح فرمائی:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ﴾---[۸]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ''---

چوتھی دلیل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان کے مطابق حضور ﷺ نے قرآن پاک کے مقابلہ کا چیلنج دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾---[۹]

''اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ''---

قرآن کریم کی کل آیات چھ ہزار سے متجاوز ہیں اور اس کی سورتوں میں سب سے چھوٹی سورۃ 'الکوثر' ہے، جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے--- گویا اللہ تعالیٰ نے ہر تین آیات کو معجزہ قرار دے کر مقابلہ کا چیلنج دیا--- اس اعتبار سے دیکھا جائے تو قرآن پاک فقط ایک معجزہ نہیں ہے بلکہ دو ہزار سے زائد معجزات کا مجموعہ ہے---[۱۰]

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزوں سے مشرف فرمایا تھا، پھر کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس قدر معجزات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلندیٔ مرتبت بدرجہ اولیٰ ثابت نہیں ہو جاتی؟---

پانچویں دلیل

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزوں سے افضل ہیں، حدیث پاک میں ہے:

اَلْقُرْآنُ فِي الْكَلَامِ كَآدَمَ فِي الْمَوْجُوْدَاتِ---[۱۱]

''قرآن تمام کلاموں میں اسی طرح ہے جیسے آدم علیہ السلام تمام موجودات میں''---

تو لازم ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تمام انبیاء سے افضل ہوں کیوں کہ

بادشاہ خلعت فاخرہ سے درجے اور مرتبے کے مطابق نوازتا ہے اور خلعت کی شان وشوکت سے مصاحب کی بادشاہ کے نزدیک قدر ومنزلت کا اندازہ ہوسکتا ہے---

چھٹی دلیل

حضور ﷺ کے معجزۂ قرآن کا تعلق حروف اور اصوات سے ہے اور یہ ایسے امور (اعراض) ہیں جو باقی نہیں رہتے، جب کہ دوسرے نبیوں کے معجزے (مثلاً اونٹنی، پتھر، لاٹھی وغیرہ اعیان وجواہر) امور باقیہ کے قبیل سے ہیں--- بایں ہمہ ان کے معجزات فنا ہوگئے، باقی نہ رہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ حضور ﷺ کے معجزہ کو آخر تک باقی رکھے گا---

ساتویں دلیل

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ انبیاء کرام کے احوال بیان فرما کر ارشاد فرماتا ہے:

﴿اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾---[۱۲]

''یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، تو آپ ﷺ (بھی) ان کے طریقے پر چلیں''---

گویا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرتوں سے مطلع فرما کر ان کے اخلاق حسنہ کو اپنے لیے منتخب کرنے کا حکم دیا، جب دیگر انبیاء علیہم السلام کی تمام پسندیدہ عادات اور اخلاق حسنہ حضور ﷺ کی ذات میں مجتمع ہو گئے تو لازماً آپ ﷺ سب سے افضل واعلیٰ ہیں---

آٹھویں دلیل

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ﴾---[۱۳]

''اے محبوب! ہم نے آپ (ﷺ) کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو (قیامت تک کے) تمام لوگوں کو محیط ہے''---

سرورِ عالم ﷺ جب تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تو چاہیے کہ آپ ﷺ پر مشقت بھی سب سے زیادہ رکھی جائے، کیوں کہ آپ ﷺ نے تن تنہا جہان والوں کو ﴿یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ [۱۴] کہہ کر خطاب فرمایا، تو سب کے سب آپ ﷺ کے جانی دشمن بن گئے--- یہ کتنی مشقت تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تو انہیں صرف فرعون اور اس کی قوم سے واسطہ پڑا، (جب کہ بنی اسرائیل جو بہت بڑی تعداد میں تھے، ان کے حامی و مددگار تھے) مگر تمام جہان کے لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخالف تھے، حضور ﷺ کی مشقت و جرأت کا اندازہ لگانے کے لیے یوں سمجھیے، اگر کسی آدمی کو کہا جائے کہ اس شہر میں صرف ایک آدمی رہتا ہے، نہ اس کا کوئی ساتھی ہے اور نہ رفیق، ہاں اتنی بات ہے کہ وہ طاقت ور بھی ہے اور اسلحہ سے لیس بھی، تم اسے کوئی وحشت ناک خبر یا کوئی ایسا پیغام دے آؤ جس سے اسے تکلیف ہو--- یہ جاننے کے باوجود کہ وہاں صرف وہی ایک آدمی ہے، شاید ہی کوئی شخص تنہا اس کے پاس جانے کی جرأت کر سکے---

اسی طرح اگر کسی کو ایک دور دراز مسافت پر واقع وادی میں جانے کے لیے کہا جائے

کہ وہاں تمہارا کوئی رفیق و شناسا نہیں ہے، وادی والوں کو ایسی بات کہہ آؤ جس سے انہیں دکھ ہو اور ان کے لیے باعث آزار ہو--- یقین مانیے کوئی شخص بھی اس کے لیے تیار نہ ہوگا، بلکہ اس کے تصور سے ہی اس کا پتہ پانی ہونے لگے گا--- لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ نے سارے جہانوں کے جنوں اور انسانوں کو حق کا پیغام دیا--- دن رات اس کام میں لگے رہے--- یہ جاننے کے باوجود کہ دشمنی اور ایذا رسانی جن و انس کی سرشت ہے--- بلا خوف و جھجک مسلسل دین کی تبلیغ اور اظہارِ حق کے لیے بھاری مشقتیں برداشت کرتے رہے---

فتح مکہ سے پہلے کے دور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی:

﴿لَا يَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا﴾---[۱۵]

''تم میں کوئی برابری نہیں کر سکتا ان کی جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جہاد کیا، ان کا درجہ فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں سے بہت بڑا ہے''---

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دوسروں پر فضیلت کا سبب شدت مصائب ہے، تو رسول اللہ ﷺ کے فضائل و مراتب کا کیا عالم ہوگا، جنہیں سب سے زیادہ تکلیفیں اور شدید مشکلات برداشت کرنا پڑیں---

جب حضور ﷺ پر مشقت سب سے بڑھ کر تھی تو آپ ﷺ کی فضیلت بھی سب سے زیادہ ہوئی، کیوں کہ حدیث پاک میں ہے:

اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا---[۱۶]

''عبادتوں میں سب سے افضل وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو''---

نویں دلیل

اسلام نے سابقہ شرائع پر قلم پھیر دی---اسلام ناسخ ادیان ٹھہرا اور ناسخ، منسوخ سے افضل ہوتا ہے، کیوں کہ حدیث پاک میں ہے:

مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجر مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ---[۱۷]

''جو شخص دین میں اچھا طریقہ رائج کرے، اسے اس کا اور اس پر عمل پیرا ہونے والے تمام افراد کا اجر قیامت تک ملتا رہے گا''---

جب حضور ﷺ کا دین باقی ادیان سے ثواب میں زیادہ اور افضل ہے تو لازماً اس کے واضع، حضور نبی اکرم ﷺ بھی باقی نبیوں سے افضل ہوئے---

دسویں دلیل

افضل الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت افضل الامم ہے، خداوند قدوس جل جلالہ کا فرمان ہے:

﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾---[۱۸]

''تم بہترین امت ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں (کی ہدایت اور بھلائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے''---

امت کو یہ اعزاز و فضیلت حضور ﷺ کی پیروی کے سبب سے میسر آئی، جیسا کہ ارشادِ ربانی سے واضح ہے:

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ﴾---[۱۹]

''اے محبوب! انہیں فرما دیجیے اگر تم (واقعی) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو''---

جب تابع (امت) کی فضیلت ثابت ہوئی تو متبوع (حضور اکرم ﷺ) کی افضلیت بطریق اولیٰ ثابت ہو گئی--- نیز جب امت مصطفوی کا دائرہ وسیع ہے کہ آپ ﷺ جن و انس وغیرہ سب کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ کے پیروکار سب سے زیادہ ہیں تو آپ ﷺ کا اجر و ثواب بھی اسی اعتبار سے زیادہ ہوا اور افضلیت بھی اتنی ہی زیادہ---

گیارہویں دلیل

حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں تو لازماً آپ ﷺ افضل الانبیاء بھی ہوئے کیوں کہ عقلی اعتبار سے ناسخ و خاتم وہی ہو سکتا ہے جو سب سے افضل ہو---

بارہویں دلیل

انبیائے کرام علیہم السلام میں بعض پر بعض کی فضیلت مختلف لحاظ سے ہے، من جملہ ایک وجہ کثرت معجزات بھی ہے، جن سے ان کا صدق اور شرف ظاہر ہوتا ہے---

ہمارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ نے مختلف نوعیت کے تین ہزار سے بھی زائد معجزات ظاہرہ سے نوازا تھا---بعض کا تعلق قدرت و طاقت سے ہے، جیسے بہت سے لوگوں کو تھوڑے سے کھانے یا معمولی پانی سے سیر کرنا---بعض معجزات علوم سے متعلق ہیں، جیسے غیب کی خبریں دینا اور قرآن کریم کا فصاحت و بلاغت سے مملو ہونا---معجزات ہی سے یہ بات بھی ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مجمع فضائل ہے کہ حسب و نسب کے لحاظ سے اشراف عرب میں سے اشرف و برتر---قوت کے اعتبار سے نہایت شجاع و بہادر--- یہ آپ ﷺ ہی کی چشم کرامت کا اثر تھا کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عمرو بن ود جیسے طاقت ور کو مار گرایا--- ازاں بعد حضور ﷺ نے دریافت فرمایا:

كيفَ وَجدتَ نفسَكَ يَا علِي ؟---

''علی! تو نے خود کو کیسا پایا؟''---

مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم عرض گزار ہوئے:

لَو كَانَ كل أهلُ المَدِينَةِ فِي جَانبٍ وَ أنَا فِي جَانِبٍ لَقدَرتُ عَليهِم ---

''حضور! اگر تمام اہل مدینہ اکٹھے ہو کر میرے مقابلہ میں آ جاتے، تب بھی میں ان پر چھا جاتا اور پچھاڑ ڈالتا''---

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس وادی سے ایک شخص ہوگا جو تجھے قتل کرے گا''---[۲۰]

(قوت و شجاعت کی طرح) خلق و حلم، وفا و سخا اور فصاحت و بلاغت کی خوبیاں بھی آپ ﷺ کے کمالات میں سے ہیں--- کتب احادیث میں ان ابواب پر

سیر حاصل بحث کی گئی ہے---

تیرہویں دلیل

حضور نبی کریم، رؤف ورحیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدَمُ وَ مَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ---[۲۱]

''آدم اور تمام اولاد آدم، روزِ محشر میرے جھنڈے تلے ہوں گے''---

اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ آپ ﷺ، آدم علیہ السلام اور تمام اولاد آدم سے افضل و برتر ہیں--- ذیل کی احادیث میں بھی اسی جانب اشارہ ہے:

۞...... اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ لا فَخْرَ---[۲۲]

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے''---

۞...... لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ مِنَ النَّبِیِّیْنَ حَتّٰی اَدْخُلَھَا اَنَا، وَ لَا یَدْخُلُھَا اَحَدٌ مِنَ الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَھَا اُمَّتِیْ---[۲۳]

''دوسرے انبیاء سے پہلے میں اور ان کی امتوں سے پہلے میری امت بہشت میں داخل ہوگی''---

۞......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''روز قیامت سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، لوگ بارگاہ خداوندی میں جب حاضر ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب لوگ ناامید ہو جائیں گے، میں انہیں خوش خبری سنانے والا ہوں گا''---

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ وَ اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَ لَا فَخْرَ---[۲۴]

''تعریفوں کے جھنڈے میرے ہاتھ میں ہوں گے، میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں'' ---

۞ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں:

''ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قریب سے) سن رہے تھے --- صحابہ میں سے بعض نے ازراہِ تعجب کہا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے ---

دوسرے نے کہا:

اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا (اور آپ کلیم اللہ ٹھہرے) ---

ایک اور نے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں ---

ایک اور صاحب نے کہا:

آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا صفی بنایا ---

(اسی دوران) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

میں نے تمہاری بحث و گفتگو (اور اس پر تعجب) کو سنا:

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ وَ مُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ، وَ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَ هُوَ كَذٰلِكَ، وَ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ هُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَ اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَ لَا فَخْرَ، وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلْقَةَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لِيْ فَاَدْخُلُهَا وَ مَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا فَخْرَ، وَ اَنَا

اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ لَا فَخْرَ---[۲۵]

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں، موسیٰ کلیم اللہ ہیں، عیسیٰ روح اللہ اور آدم صفی اللہ ہیں، مگر یادرکھو میں اللہ کا محبوب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں--- قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، میری شفاعت قبول ہوگی، لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، جنت کی کنڈی سب سے پہلے میں کھٹکھٹاؤں گا تو فوراً جنت کو میری خاطر کھول دیا جائے گا--- میں اپنے ساتھ فقیر مؤمنین کو لے کر جنت میں داخل ہو جاؤں گا اور میں ان باتوں پر فخر نہیں کرتا--- میں سب پہلوں، پچھلوں میں سے زیادہ معزز ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں''---

چودھویں دلیل

بیہقی نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں روایت نقل کی ہے:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کہیں دور سے دکھائی دیے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ سید العرب ہے--- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا:

کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردار نہیں ہیں؟---

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ---[۲۶]

''میں تو سب جہانوں کا سردار ہوں''---

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل النبیین ہیں---

پندرھویں دلیل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے پانچ فضیلتیں ایسی ملی ہیں جو پہلے کسی کو نہ دی گئیں اور میں فخر نہیں کرتا --- پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے جب کہ میں احمر و اسود سب کا رسول ہوں --- ساری روئے زمین میرے لیے سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے --- خدا کی نصرت و تائید میرے شامل حال ہے کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن میرے رعب و دبدبہ سے مغلوب ہو جاتا ہے --- میرے لیے غنائم حلال کیے گئے ہیں، جب کہ پہلے انبیاء کے لیے جائز نہ تھے:

وَ اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ فَاَدَّخَرْتُھَا لِاُمَّتِیْ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَنْ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا --- [۲۷]

''مجھے شفاعت کا اختیار دیا گیا ہے جسے میں نے اپنی امت کے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے، یہ ان شاء اللہ ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو مشرک نہ ہو'' ---

یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے ---

سولھویں دلیل

ابو عبد اللہ محمد الحکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ معنی افضلیت کی تائید میں رقم طراز ہیں:

''ہر امیر کی طاقت اس کی رعایا کے مطابق ہوتی ہے، جو شخص کسی ایک بستی کا امیر ہو اس کی قوت اسی مناسبت سے ہو گی اور جو مشرق و مغرب تک وسیع مملکت کا حکمران ہو، اس کی طاقت اور خزانے بھی اسی قدر وسیع ہوں گے--- یوں ہی انبیاء کرام توحید کے خزانے اور معرفت کے جواہر اپنی حدودِ رسالت کے مطابق لے کر آئے--- کسی ایک بستی کی طرف مبعوث ہونے والے نبی اس جگہ کے مطابق روحانی خزانے لے کر آئے اور جس کی رسالت کا دائرہ مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا ہو اور وہ جن و انس سب کی طرف مبعوث ہو، اس کے لیے روحانیت کے ذخائر اتنے ہی بیش تر ہوں گے، تاکہ ان سے اہلِ مملکت کے امور سر ہو سکیں''--- [۲۸]

حضور ﷺ کی رسالت عامہ باقی انبیاء علیہم السلام کی نسبت اسی طرح ہے، جیسے مشرق و مغرب کی حکومت کے مقابلے ایک ملک کے چند مخصوص شہروں پر حکومت--- لہٰذا حضور ﷺ کو علم و حکمت کے وہ گنج ہائے گراں مایہ عطا ہوئے جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئے--- یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ علم کی اس منتہائے کمال کو پہنچے جہاں تک کسی بشر کو رسائی نہیں ہوئی--- ﴿فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی﴾ [۲۹] میں اسی جانب اشارہ ہے اور 'اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ' [۳۰] میں اسی علمی جامعیت کا بیان ہے---

پس آپ ﷺ کی کتاب، سب کتابوں پر غالب اور آپ ﷺ کی امت، باقی تمام امتوں سے افضل و برتر ہے---

سترہویں دلیل

محمد بن حکیم ترمذی کتاب النوادر میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت

نقل کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

اِتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً وَ مُوْسٰی نَجِیًّا ، وَاتَّخَذَنِیْ حَبِیْباً---

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل، موسیٰ کو نجی اور مجھے اپنا حبیب بنایا ہے''---

پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَاُوْثِرَنَّ حَبِیْبِیْ عَلٰی خَلِیْلِیْ وَ نَجِیِّیْ---[۳۱]

''مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں اپنے خلیل و نجی پر اپنے حبیب کو فضیلت و برتری اور ترجیح دیتا ہوں''---

اٹھارہویں دلیل

صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''میری اور دیگر انبیاء کی مثال یوں ہے جیسے کوئی آدمی عالی شان محل تعمیر کرائے، جو اپنے حسن و جمال کے اعتبار سے کامل ہو مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ چاروں طرف گھوم پھر کر اسے دیکھتے ہیں، عمارت انہیں پسند آتی ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ اس جگہ اینٹ رکھ دی جاتی تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی ---حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ---

''میں ہی وہ (قصر نبوت کی) آخری خشت ہوں''---[۳۲]

18

انیسویں دلیل

قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیگرانبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے ناموں سے پکارا، جیسے:

﴿یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ﴾---[۳۳]

''اے آدم! رہو تم (اور تمہاری بیوی جنت میں)''---

﴿وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ﴾---[۳۴]

''اور ہم نے ندا فرمائی، اے ابراہیم!''---

﴿یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ﴾---[۳۵]

''اے موسیٰ! بے شک میں آپ کا رب ہوں''---

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ﴿یایھا النبی﴾[۳۶] اور ﴿یایھا الرسول﴾[۳۷] ایسے پیارے القاب سے خطاب فرمایا اور یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت وعظمت ظاہر کرتی ہے---

---●●---

حضور خاتم النبیین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل الرسل ہونے پر دلائل و براہین قائم کرنے کے بعد حضرت امام رازی قدس سرہ العزیز ایک اشکال کا جواب نقل فرماتے ہیں:

سوال:

آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کو تمام ملائکہ نے سجدہ کیا مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے لیے یہ بات ثابت نہیں---معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہیں؟---

جواب:

❶ حضرت آدم علیہ السلام کا مسجود ملائکہ ہونا افضلیت کی دلیل نہیں، کیوں کہ ایسے صریح دلائل موجود ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت آدم علیہ السلام پر فضیلت واضح ہے، مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آدَمُ وَ مَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ---[۳۸]

''قیامت کے دن حضرت آدم اور ان کے سوا تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے''---

نیز فرمایا:

کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَ الطِّیْنِ---[۳۹]

''میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم کا خمیر تیار ہو رہا تھا''---

❷ شب معراج فرشتوں کے سردار جبریل امین علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رکاب تھامی، ظاہر ہے کہ اس میں سجدے سے زیادہ تعظیمی پہلو موجود ہے---

❸ اللہ تعالی خود بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اور ملائکہ و مؤمنین کو بھی حکم دیتا ہے، یہ بات کئی وجوہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے مسجود ملائکہ ہونے سے افضل ہے:

① اللہ تعالی جل جلالہ نے سجدہ کا حکم تعظیم کے لیے دیا تھا مگر درود کا امر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے دیا---

② آدم علیہ السلام کو سجدہ صرف ایک بار ہوا اور بس، مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، بلکہ ابد الآباد تک ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلوٰۃ وسلام باقی رہے گا کہ حیّ و قیوم رب محمد بھی تو اپنے محبوب کو صلوٰۃ اور ذکر خیر سے نوازتا رہتا ہے---(إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ)[۴۰]

③ سجدے کا حکم صرف فرشتوں کے لیے تھا مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا، پھر ملائکہ ومؤمنین کو حکم دیا---

④ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِآدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَيه السَّلام فِيْ جَبْهَةِ آدَمَ---[۴۱]

''کیوں کہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا، اس لیے فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا---(یعنی سجدہ درحقیقت حضرت آدم کو نہیں بلکہ نور محمدی کو ہوا تھا)''---

صلی اللّٰہ علٰی نبینا و رسولنا محمد و علٰی سائر الانبیاء و المرسلین